

# 1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں درج تجزیہ پہلی سہ ماہی کے آخر تک کا ہے، اس میں جولائی تا ستمبر 2013ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے اور امکانات کا تجزیہ شامل ہے۔

## 1.1 معاشی جائزہ

مالی سال 13ء ختم ہوا تو پاکستانی معیشت کے لیے مثبت صورت حال تھی: جون 2013ء میں سیاسی انتقال اقتدار ہموار انداز میں ہوا اور نئی حکومت نے توانائی کے مسائل کو، جن کی بنا پر گزشتہ چند برسوں میں نمو کم رہی تھی، پالیسی کا مرکز و محور بنانے کا عندیہ ظاہر کیا۔<sup>1</sup> علاوہ ازیں کئی دیگر عوامل کی وجہ سے م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں معیشت کو بحالی کے راستے پر لاکھڑا کیا۔ ان میں یہ عوامل شامل ہیں: پچھلے چند برسوں میں صنعتی شعبے کا ایندھن کے متبادل ذرائع اپنانا، نئے آئی ایم ایف پروگرام کے لیے مذاکرات کی ابتدا، پورے م س 13ء کے دوران عمومی گرانی کا ایک ہندسی رہنا اور م س 13ء میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 300 بی پی ایس کی کمی، جس سے اشیا سازی کے قرضوں میں کچھ تیزی آئی، اس کے علاوہ حکومت کا واپسی قرض کا بوجھ کم ہوا۔<sup>2,3</sup> تاہم جوں جوں م س 14ء آگے بڑھا، معیشت کی ساختی کمزوریوں نے اپنے اثرات مرتب کرنا شروع کر دیے اور معاشی بحالی کی پائیداری کے حوالے سے تشویش ابھرنے لگی۔

چونکہ سال کے آغاز میں معاشی اظہار یہ سازگار تھے اس لیے م س 14ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو میں کچھ اضافہ دکھائی دیا۔ پہلی سہ ماہی کی نمو کے تخمینے توقعات سے تجاوز کر گئے: م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کی صرف 2.9 فیصد نمو اور پورے سال کے ہدف 4.4 فیصد کے مقابلے میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی نمو 5.0 فیصد رہی (جدول 1.1)۔ توقع کے مطابق صنعت اور خدمات نمو کے اہم محرکات تھے جبکہ زراعت نے ہدف سے کم کارکردگی دکھائی۔<sup>4</sup>

ہوائی کے وقت زراعت نے پانی کی قلت اور زرعی اشیا (خصوصاً کپاس) کی کم قیمتوں کے باعث پست کارکردگی کا مظاہرہ کیا جس سے زیر کاشت رقبہ کم ہو گیا۔ اس کے علاوہ کٹائی کے موسم سے قبل کیڑوں کے حملوں اور موسلا دھار بارشوں نے بھی کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچایا (باب 2)۔ جب تک تفصیلی معلومات دستیاب نہ ہوں، خدمات کے بارے میں کوئی اہم استنباط نہیں کیا جاسکتا تاہم توانائی کی رسد میں بہتری اور استعداد کے استعمال میں اضافہ صنعتی شعبے کی وسیع البینا و بہتری کے ذمہ دار عوامل تھے۔ کھاد کا شعبہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا

1 یہ عندیہ جون 2013ء کے دوران گردشی قرضے کے جزوی تصفیے اور 60 دن کے اندر مکمل تصفیے کے وعدے کی صورت میں ظاہر ہوا۔

2 م س 13ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیاں کم ہو کر 218.8 ارب روپے رہ گئیں جبکہ م س 12ء کی چوتھی سہ ماہی میں 264.5 ارب روپے تھیں۔ توقع تھی کہ شرح سود میں کمی سے م س 14ء کے دوران سودی ادائیگیوں پر سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تیزی سے اضافے کی بنا پر آنے والا دباؤ کچھ کم ہو جائے گا۔

3 م س 13ء میں اشیا سازی کے شعبے کے قرضے 58.9 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال صرف 4.5 ارب روپے بڑھے تھے۔

4 پاکستان دفتر شماریات نے اب تک صرف سہ ماہی جی ڈی پی میں نمو کے اعداد و شمار جاری کیے ہیں اور نامیہ اور حقیقی جی ڈی پی کا حجم ابھی تک جاری نہیں کیا گیا۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
س-1 م س 14ء	م س 14ء	س-1 م س 13ء	س-1 م س 14ء
			شرح نمو (فیصد)
5.0	4.4	2.9	حقیقی جی ڈی پی
6.3	4.0	0.5	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
8.1	8.0	9.1	صارف اشاریہ قیمت (مدت کا اوسط) <sup>1</sup>
-0.5	لاگو نہیں ہوتا	-2.5	نئی شعبے کا قرضہ
0.2	لاگو نہیں ہوتا	0.7	رشد زر (زر 2)
ارب ڈالر			
481.0 <sup>3</sup>	2,475.0	411.0	ٹیکس حاصل (ایف بی آر)
9.8	لاگو نہیں ہوتا	14.9	مجموعی سیال ذخائر
3.9	15.1	3.6	کارکنوں کی ترسیلات
0.2	2.1	0.1	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری
-1.2	-2.9	0.4	جاری کھاتے کا توازن
فیصد جی ڈی پی			
-1.1	-6.3	-1.2	مالیاتی توازن
تختینہ: 14-2013ء کے سالانہ منصوبے میں حکومت کا مقرر کردہ ہدف			
1 سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت کے اشاریے کے اوسط میں سال ہ سال نمو			
2 14-2013ء کے سالانہ منصوبے میں مذکورہ پورے سال کے جی ڈی پی تختینوں پر مبنی			
3 یہ نظر ثانی شدہ عدد ہے جو ایف بی آر کے سہ ماہی جائزہ برائے جولائی تا ستمبر 2013ء میں بتایا گیا ہے۔ وزارت خزانہ نے ایف بی آر ٹیکس وصولی کے لیے اپنے مذکورہ مدت کے مالیاتی کارروائیوں کے اعداد و شمار میں عبوری عدد (468.5 ارب روپے) دیا ہے۔			
ماخذ: بینک دولت پاکستان، فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور پاکستان دفتر شماریات			

جدول 1.2: بیرونی ادائیگیاں بطور فیصد سیال زرمبادلہ ذخائر *			
س-1 م س 12ء	س-1 م س 13ء	س-1 م س 14ء	فیصد
-22.8	-23.7	-38.5	تجارتی توازن
-7.3	2.9	-10.9	جاری کھاتے کا توازن
0.6	3.1	7.9	آئی ایم ایف قرضے کی واپسی
4.7	7.3	16.3	مجموعی بیرونی قرضے کی واپسی
* دوران سہ ماہی بطور عدم توازن، آغاز سہ ماہی پر ملک میں مجموعی سیال زرمبادلہ کے ذخائر کے فیصد کے لحاظ سے محسوب			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

سازی کی 35 فیصد نمو کا تنہا باعث بنا۔ اس تیزی کا سبب گیس کی بہتر دستیابی ہے جبکہ فولاد کے معاملے میں استعداد میں اضافہ اور متبادل ایندھن کا بندوبست اہم تر عناصر تھے (باب 2)۔ مزید برآں، بین الاقوامی بازار میں پام آئل کی پست تر قیمتوں نے ملکی خوردنی تیل کے شعبے کی مدد کی۔

صنعتی شعبہ بحال ہوا تو درآمدات کے دباؤ نے پھر سرابھارا خصوصاً سرمایہ جاتی اشیا اور خام مال کے سلسلے میں۔ خاص طور پر پیٹرولیم، مشینری اور دھات کی درآمد بڑھی رہی جس سے م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ 0.6 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ جاری کھاتے پر مزید دباؤ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم میں تاخیر سے پڑا۔ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت ادائیگیوں کے باعث جاری کھاتے کا خسارہ فاضل میں بدل گیا تھا۔<sup>5</sup> نتیجتاً م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے میں 1.2 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا جبکہ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.4 ارب ڈالر کا فاضل درج ہوا تھا۔ اس صورت حال کو صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو اس خسارے کی وجہ سے سہ ماہی کے آغاز پر دستیاب سیال زرمبادلہ ذخائر کا 10.9 فیصد حصہ صرف ہوا (جدول 1.2)۔ اگرچہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں 9.1 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی تاہم یہ اتنی نہیں کہ دوسری مدوں میں زرمبادلہ کی کمی کا فرق پورا ہو جاتا (باب 5)۔

<sup>5</sup> م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے میں 0.4 ارب ڈالر کا فاضل درج کیا گیا۔ تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کو منہا کر کے کھاتے میں 0.7 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا۔

آمد رقوم سے بھی مدد نہ ملی۔ بیرونی قرضے کی واپسی نئی رقوم سے بدستور متجاوز رہی اور بیرونی سرمایہ کاریاں ابھی تک دور ہیں۔ چنانچہ ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑا اور ان میں دوران سہ ماہی 1.2 ارب ڈالر کی کمی آئی۔ اس دوران حکومت توسیعی فنڈ سہولت کے لیے آئی ایم ایف سے مذاکرات کر رہی تھی، جو آئی ایم ایف ایس بی اے کی واپسی اور تقریباً نہ ہونے کے برابر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی بنا پر ضروری ہو گیا تھا۔ اس پروگرام کے لیے پیشگی اقدام کے طور پر اسٹیٹ بینک نے جولائی اور اگست 2013ء میں اپنے ذخائر بڑھانے کے لیے بین الینک منڈی سے 125 ملین ڈالر خریدے۔ اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر (این آئی آر) سہ ماہی کے اواخر میں 3.2- ارب ڈالر تھے جو آئی ایم ایف کے ساتھ ملے شدہ 2.9- ارب ڈالر کے ہدف سے کم تھے۔<sup>6,7</sup>

م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 6.0 فیصد کم ہو گئی جبکہ پچھلے سال کی پہلی سہ ماہی میں صرف 0.3 فیصد کم ہوئی تھی۔ زیادہ بڑے بیرونی خسارے اور اسٹیٹ بینک کی بین الینک منڈی سے زر مبادلہ کی خریداری کے علاوہ بازار کے منفی احساسات سے بھی روپے پر دباؤ پڑا۔ جب آئی ایم ایف نے ستمبر 2013ء میں تفصیلی لیٹر آف انٹینٹ جاری کیا تو بازار نے این آئی آر کے اہداف پورے کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے زر مبادلہ کی آئندہ خریداریوں پر توجہ مرکوز کی۔ اس سے 26 ستمبر 2013ء کو بین الینک شرح 110.5 کی ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئی اور اسی روز 105.35 پر بند ہوئی (باب 5)۔ ایک ہی دن میں اس عظیم الظہیر اتار چڑھاؤ کا سبب تیل کی مد میں ایک بھاری ادائیگی کا تصفیہ تھا جس سے بازار مبادلہ میں کچھ غلط فہمی پیدا ہوئی۔ جب یہ تصفیہ اس دن بعد ازاں کیا گیا تو بین الینک بازار معمول پر آ گیا۔ بین الینک شرح کا اتنی تیزی سے درست ہو جانا اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ منڈی کے منفی احساسات روپے کی قیمت میں مبالغہ آمیز اتار چڑھاؤ کو کیسے تحریک دیتے ہیں۔

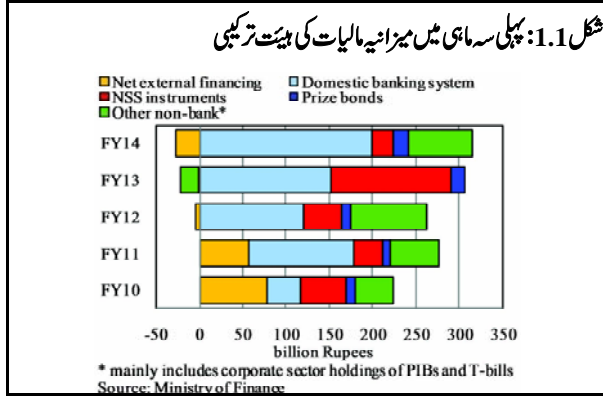
روپے کی قیمت میں اتنی کمی ملک میں گرانی کے دباؤ کی جزو اؤ ذمہ دار تھی (باب 3)۔ کمزور روپے نے نہ صرف گرانی کی توقعات کو تحریک دی بلکہ پیٹرولیم مصنوعات جیسی درآمد شدہ اشیا کی قیمتیں بھی بڑھا دیں۔ پیاز کی کھلی برآمد، گندم کے کم ذخائر<sup>8</sup> اور تاجروں اور تقسیم کاروں کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے عمومی گرانی پر اثر مزید بدتر ہو گیا جس سے غذائی گرانی دو ہندسوں میں پہنچ گئی (باب 3)۔<sup>9</sup> م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 8.1 فیصد ہو گئی جبکہ پچھلی سہ ماہی میں صرف 5.6 فیصد رہی تھی۔<sup>10</sup> ان حالات میں اگر نامیہ شرح سود میں کوئی تبدیلی نہ

6 آئی ایم ایف اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر (اسٹاک) کی تعریف یوں کرتا ہے کہ یہ قابل استعمال خام عالمی ذخائر کے اثاثوں اور ذخائر سے متعلق واجبات کے درمیان ڈالر کی صورت میں فرق ہے، جو پروگرام کی شرح ہائے مبادلہ پر نکالا جاتا ہے۔

7 آخر ستمبر میں اس انحراف کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔ اول، ہدف توازن ادائیگی کے رجائیت پسندانہ تخمینوں پر مبنی تھا، دوسرے، ہدف اور تطبیق (adjustor) ایک ایسی تعریف سے ماخوذ تھے جو ذخائر کے حسابی رواج سے متصادم تھی۔ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی بیرونی توازن 1.2 ارب ڈالر کا خسارہ تھا جبکہ آئی ایم ایف کی پیش گوئی 10.2 ارب ڈالر تھی۔ دسمبر 2013ء میں ای ایف ایف پروگرام کے پہلے جائزے میں آئی ایم ایف نے م 14ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہیوں کے لیے اپنی توازن ادائیگی کی پیش گوئیوں میں خاصی ترمیم کر دی، آخر دسمبر 2013ء کے لیے این آئی آر کے ہدف میں رد و بدل کی اور این آئی آر اور اس کی تطبیق کی تعریف درست کی۔

8 مثال کے طور پر پنجاب منگل خوراک میں گندم کے دستیاب ذخائر آخر اپریل 2013ء میں فقط 491.5 ہزار میٹرک ٹن تھے جبکہ آخر اپریل 2012ء میں اس کے پاس 3500 ہزار میٹرک ٹن ذخائر تھے۔  
9 م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں تازہ سبز یوں کی قیمتیں مستحکم رہیں۔ مثال کے طور پر م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں پیاز کی قیمتوں میں 50.7 فیصد سال کی گرانی درج کی گئی۔ اس کی قیمت جو م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 31.2 روپے فی کلو تھی م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 47.0 روپے فی کلو ہو گئی۔ اسی طرح ٹماٹر کی قیمت م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 46.0 روپے فی کلو سے بڑھ کر م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 83.0 روپے فی کلو ہو گئی۔ اس سال آلو بھی مہنگا رہا۔ اس کی قیمت م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اوسطاً 29.1 روپے فی کلو سے بڑھ کر م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 32.8 روپے فی کلو ہو گئی۔

10 گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت نومبر 2013ء میں 10.9 فیصد تک بڑھنے کے بعد دسمبر 2013ء اور جنوری 2014ء میں بالترتیب 9.2 فیصد اور 7.9 فیصد ہو گئی۔



کی جاتی تو غذائی گرانی کے دور ثانی کے اثرات کو قابو کرنے اور گرانی کی توقعات پر بند باندھنے کی اسٹیٹ بینک کی کوششوں کو نقصان پہنچتا۔ تغیر پذیر روپے کے بعد منڈی کے احساسات کا مقابلہ کرنے کے لیے زری پالیسی پر نظر ثانی بھی درکار تھی۔

لہذا اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2013ء میں اعلان کردہ زری پالیسی کے فیصلے میں پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس بڑھا کر 9.5 فیصد کر دیا (باب 3)۔ یہ زری

سختی اس حقیقت کے باوجود درکار تھی کہ زری نمونے پہلے ہی کم ہو چکی تھی، م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرو سیج (زر) کی نمونہ صرف 0.2 فیصد تھی، بہ نسبت پچھلے سال کی اسی سہ ماہی کے جب یہ نمونہ 0.7 فیصد رہی تھی۔<sup>11</sup> بنیادی طور پر یہ رجحان بیرونی خسارے میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس نے اس مدت کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کو 64.4 فیصد گھٹا دیا۔<sup>12</sup>

دوسری جانب خالص ملکی اثاثوں میں دوران سہ ماہی 2.3 فیصد کا اضافہ ہوا جس کی بڑی وجہ بینکاری نظام سے بلند اعانت میزانیہ اور نجی شعبے کے قرضوں کی پست تر خالص واپسی تھی۔ مؤخر الذکر کی جزوی وضاحت اگست 2013ء اور اس کے بعد شعبہ توانائی کے گردش قرضوں کے دوبارہ سر ابھارنے سے ہوتی ہے، جس کی بنا پر پیٹرولیم ریفائنریوں اور آئی پی پیز کی قرض گیریاں بڑھ گئیں۔ اس کے ہمراہ عارضی صارفی مصنوعات (FMCGs) اور ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے قرضے کی بلند تر طلب نے قرضوں کی موہی واپسی کا پیشتر اثر زائل کر دیا۔ ایک مثبت صورت حال یہ پیدا ہوئی کہ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرضوں کا استعمال بڑھ گیا، توانائی، غذا، سیمنٹ اور کاغذ کی صنعتوں نے سرمایہ کاری اخراجات پورے کرنے کے لیے بینکوں سے طویل مدتی قرضے لیے۔ جہاں تک بینکاری نظام سے اعانت میزانیہ کا تعلق ہے، یہ گزشتہ سال سے زیادہ رہی جس کا سبب ملکی غیر بینک (خصوصاً قومی بچت اسکیموں) اور بیرونی ذرائع سے آنے والی مالکاری میں کمی تھا۔ دوران سہ ماہی مالیاتی خسارہ کا حجم پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصا کم تھا (شکل 1.1)۔

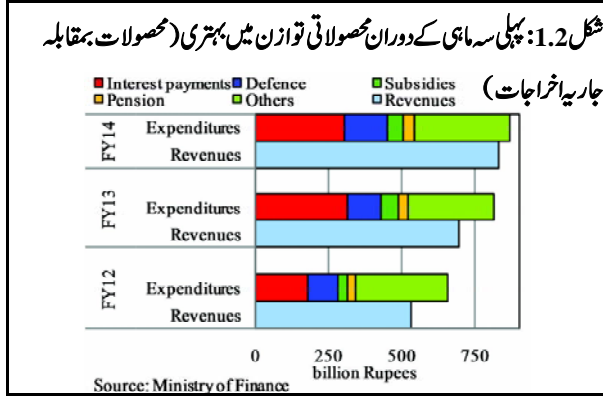
بینکاری نظام کے اندر مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری زیادہ نمایاں تھی کیونکہ کمرشل بینکوں نے دوران سہ ماہی منعقد ہونے والی ٹی بل نیلامیوں میں سرگرمی سے حصہ نہیں لیا۔ یہ ظاہری عدم دلچسپی نے آئی ایم ایف پروگرام سے پہلے شرح سود کے مستقبل کے حوالے سے پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت کا نتیجہ تھی۔ ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز کو بے کشش آلات سمجھا گیا کیونکہ (آئی ایم ایف پروگرام کے حصے کے طور پر) شرح سود میں اضافے کی توقعات بہت زیادہ تھیں۔<sup>13,14</sup> چنانچہ بینکوں نے مدنی حجم اور موجودہ عرصیتوں کے مقابلے میں ان نیلامیوں میں کافی کم

11 چونکہ اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی مستقبل بین ہے اس لیے شرح سود سے متعلق فیصلے گزشتہ اعداد و شمار پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ اہم معاشی متغیرات کی پیش گوئیوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

12 مطلق لحاظ سے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 173.2 ارب روپے کم ہو گئے جبکہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 11.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

13 5 ستمبر کو ہونے والی نیلامی میں ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز میں ایک بولی بھی نہیں دی گئی۔

14 گرانی کی توقعات کی بنا پر بین بینک منڈی شرح سود میں اضافے کی توقع کر رہی تھی۔



پیش کشیں کیں (باب 3)۔ عملاً حکومت کو درپیش اجرائے ثانی کا خطرہ اور شرح سود کا خطرہ، جن کا ذکر ہم گذشتہ رپورٹوں میں کر چکے ہیں، اسی سہ ماہی کے دوران جزوی طور پر حقیقت بنے۔ چونکہ بینک عرصیت پوری کرنے والے ٹی بلز میں دوبارہ سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ نہ تھے اس لیے حکومت کو سہ ماہی کے بیشتر عرصے کے دوران مرکزی بینک کی مالکاری پر انحصار کرنا پڑا۔

نتیجتاً حکومت اسٹیٹ بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کی شرط پوری نہ کر سکی حالانکہ اس کا قرض آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ حد سے خاصا کم تھا۔<sup>15</sup> تاہم جیسا کہ آگے بحث کی گئی ہے، مرکزی بینک پر یہ انحصار وسط ستمبر 2013ء میں شرح سود میں اضافے کے بعد کم ہو گیا۔

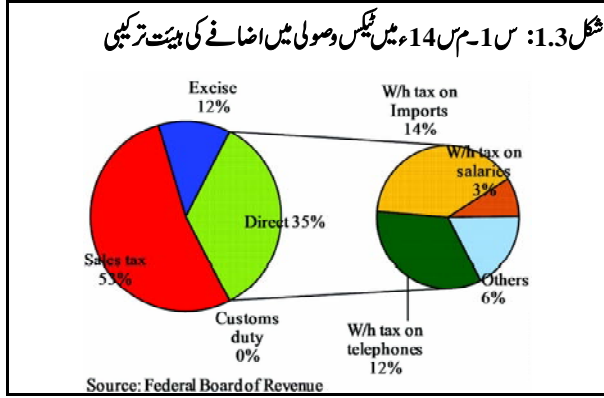
م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 1.1 فیصد تک گر گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 1.2 فیصد تھا۔<sup>16</sup> یہ بہتری حاصل اور اخراجات دونوں پہلوؤں سے ہوئی۔ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس حاصل 19.0 فیصد سال کی متاثر کن شرح سے بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال کی اسی سہ ماہی میں یہ شرح صرف 10.3 فیصد تھی۔ غیر ٹیکس حاصل میں بھی گذشتہ برس کی پہلی سہ ماہی کی نسبت 21.5 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی حالانکہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم نہیں ملی تھیں۔ اخراجات کے حوالے سے سودی اخراجات میں 3.7 فیصد سال بسال کی کمی دیکھی گئی جو پچھلے برس میں سب سے پریشان کن معاملہ تھی۔ مجموعی طور پر بنیادی توازن میں جی ڈی پی کے 0.1 فیصد کا فاضل درج کیا گیا جبکہ محصولاتی خسارہ 0.4 فیصدی درجے کم کر لیا گیا (شکل 1.2)۔

مالیاتی کھاتوں میں بہتری بنیادی طور پر 2013-14ء کے سالانہ بجٹ میں اعلان کردہ محصولاتی اقدامات کی نمائندگی کرتی ہے (باب 4)۔ ان اقدامات کے علاوہ حکومت نے معیشت میں مالیاتی اصلاحات کے نفاذ کے لیے ایک وسط مدتی حکمت عملی تشکیل دی ہے جس میں ٹیکس انتظام میں بہتری لانے سے لے کر گھٹائے میں جانے والے سرکاری کاروباری اداروں کی نجکاری تک کے اقدامات شامل ہیں۔ تاہم جو پالیسیاں م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بہتر مالیاتی نتائج دینے میں کامیاب ہوئیں ضروری نہیں کہ وسط تا طویل مدت میں پائیدار ثابت ہوں۔ ابھی تک توانائی کی قیمتوں اور ادارہ جاتی اصلاحات کے حوالے سے سخت تر فیصلے باقی ہیں اور بلند قیمتوں کے حوالے سے قانونی پیچیدگیاں حکومت کو درپیش مشکلات (مثلاً اگست 2013ء میں بجلی کے نرخوں میں اضافے کی واپسی اور جولائی 2013ء سے دسمبر 2014ء تک گیس انفراسٹرکچر ڈولپمنٹ سیس کا تعطل) بڑھائیں گی۔<sup>17</sup>

15 آخر ستمبر 2013ء میں اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری کا اسٹاک 2521 ارب روپے تھا جبکہ بالائی حد 2690 ارب روپے تھی۔

16 مطلق لحاظ سے مالیاتی خسارے میں واجبی اضافہ ہوا اور وہ م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 1283.8 ارب روپے سے م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 286.9 ارب روپے تک جا پہنچا۔

17 جنوری 2014ء میں سیس کو پھر بحال کر دیا گیا۔



جہاں تک محصولات کا تعلق ہے، دوران سہ ماہی بلند وصولیوں کا سبب ٹیکس کی شرح میں اضافہ تھی، نہ کہ اس کی اساس میں اضافہ۔ ٹیکس محاصل میں آدھے سے زیادہ اضافہ سیلز ٹیکس کی وصولی کی بنا پر ہوا جو 2013-14ء کے سالانہ بجٹ میں بیان کردہ معیاری جی ایس ٹی ریٹ میں ایک فیصدی درجے اضافے کے مطابق کی گئی (شکل 1.3)۔ بلا واسطہ ٹیکس کی وصولی میں بہتری کا تعلق بھی ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ تھا۔ مثال کے طور پر موبائل سبسکرائبز سے وصولی میں اضافہ، جس نے بلا واسطہ ٹیکس وصولی میں 34.0 فیصد حصہ ڈالا، دوران سہ ماہی ودہولڈنگ ٹیکس شرح کو 5 فیصدی درجے بڑھانے کی بنا پر ہوا۔<sup>18</sup> اسی طرح نرخنامے میں رد و بدل کا درآمدات پر ودہولڈنگ ٹیکس کے اضافے میں بھی خاصا حصہ تھا۔<sup>19</sup> مزید یہ کہ تنخواہوں اور کارپوریٹ منافع منقسمہ سے ٹیکس وصولی میں اضافہ بھی شرح بڑھانے اور تنخواہوں کے سلیب پر نظر ثانی کی وجہ سے ہوا (محصولاتی اقدامات سے متعلق تفصیلات کے لیے دیکھئے باکس 4.1)۔<sup>20</sup>

**جدول 1.3: پہلی سہ ماہی کے دوران یکبارگی غیر ٹیکس محاصل کا اثر**

ارب روپے	م 13ء	م 14ء
I۔ گیس پریڈیو لمیٹ سرچارج	3.9	20.8
II۔ شعبہ توانائی سے دیگر وصولیاں	31.2	29.9
III۔ ائلیٹ بینک کا منافع	50.0	80.0
IV۔ سود اور منافع منقسمہ	16.0	60.6
جس میں: گردش قرضے سے متعلق (الف)	0.0	56.7
V۔ دفاع	107.3	1.9
VI۔ یونیورسل سروس فنڈ (ب)	0.0	67.6
VII۔ دیگر	32.4	31.8
مجموعی غیر ٹیکس محاصل (VII تا I)	240.8	292.7
جس میں: یکبارگی محاصل (الف + ب)	0.0	124.3
غیر ٹیکس محاصل یکبارگی وصولیاں نکال کر	240.8	168.4

ماخذ: وزارت خزانہ

غیر ٹیکس محاصل میں بھی اسی طرح کا رجحان دیکھا گیا۔ سرچارج کی شرح میں اضافے کے باعث

گیس ڈولپمنٹ سرچارج م 13ء کی پہلی سہ ماہی کے 3.9 ارب روپے سے بڑھ کر م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 20.8 ارب روپے ہو گیا۔ تاہم غیر ٹیکس وصولیوں میں تبدیلی پیدا کرنے والا عنصر بعض یکبارگی محاصل کی آمد تھی جس نے ان وصولیوں کی سال بسال کمی کو اضافے میں بدل دیا (جدول 1.3)۔ ان یکبارگی محاصل میں گردش قرضے کے تصفیے کے وقت وصول کردہ منافع منقسمہ رمارک اپ، وزارت اطلاعی ٹیکنالوجی کے

<sup>18</sup> پری پیڈ اور پوسٹ پیڈ دونوں قسم کے موبائل فون سبسکرائبز پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح 2013-14ء کے سالانہ بجٹ میں 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دی گئی ہے۔

<sup>19</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے ایف بی آر کا سہ ماہی جائزہ برائے جولائی تا ستمبر 2013-14ء۔

<sup>20</sup> حکومت ودہولڈنگ ٹیکس پر بہت انحصار کرتی ہے کیونکہ اس کی وصولی جائے کسب پر آسانی ہو جاتی ہے۔ افراد اور کاروباری اداروں کے مجموعی ٹیکس واجبات سے ودہولڈنگ ٹیکس کی کوٹنی متجاوز ہونے کی صورت میں رقم واپس کرنی ہوتی ہے مگر یہی وقت ممکن ہے جب ٹیکس گزار اپنا ٹیکس فارم جمع کرائے۔ چونکہ پاکستان میں بیشتر ٹیکس گزار اپنے ٹیکس ریٹرنز جمع نہیں کراتے اس لیے ودہولڈنگ ٹیکس کا وہ حجم کم ہو جاتا ہے جو حکومت کو واپس کرنا چاہیے۔

یونیورسل سروس فنڈ اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ سے وفاقی مجموعی فنڈ میں 67.6 ارب روپے کی منتقلی شامل تھی۔<sup>21</sup>

صرف یونیورسل سروس فنڈ اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ فنڈ کا اثر جی ڈی پی کا 0.3 فیصد تھا۔ ان یکبارگی رقوم کو نکال کر بجٹ خسارہ م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی کے 1.4 فیصد تک بڑھ گیا ہوتا۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ یونیورسل سروس فنڈ اور ریسرچ ڈویلپمنٹ فنڈ ملک میں اطلاعی ٹیکنالوجی اور سیل فون کے انفراسٹرکچر کی توسیع کے لیے شروع کیے گئے تھے۔ بجٹ کی دیگر مدوں میں ان رقوم کے استعمال سے یہ مقصد فوت ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اخراجات کے حوالے سے م 13ء میں شرح سود میں کٹوتی کے بعد سودی ادائیگیوں میں کمی بہت مثبت پہلو تھا۔ چونکہ پچھلے کئی برسوں سے جاریہ اخراجات میں واپسی قرض کے عنصر کا بڑا حصہ ہے اس لیے صرف یہی عنصر حد سے متجاوز حکومتی قرض گیری کی پیدا کردہ رفتار کا رخ موڑ سکتا ہے۔<sup>22</sup> بہر حال م 14ء کی دوسری ششماہی میں سودی ادائیگیوں کا بوجھ بڑھے گا جب اپریل تا جون 2013ء میں جاری کردہ ششماہی و بارہ ماہی ٹی بلز کی رقوم واجب الادا ہو جائیں گی۔<sup>23</sup> اپریل تا جون 2013ء میں (گردشی قرضے کے تصفیے کے لیے) جاری کردہ پی آئی بیز پر ششماہی ادائیگیاں قرضے کے بوجھ میں مزید اضافہ کریں گی۔ اس سے یہ تشویش ظاہر ہوتی ہے کہ سالانہ رپورٹ 13-2012ء میں ہم نے قرضے کے جال کی جس صورت حال کو اجاگر کیا تھا دوران سال آگے جا کر حقیقت بن سکتی ہے۔

م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سودی اخراجات میں کمی کا اثر دفاعی اخراجات بڑھنے سے جزو ا زائل ہو گیا۔ اس اضافے کا کچھ حصہ دفاعی ملازمین کے لیے تنخواہ اور پنشن میں اضافوں کو ظاہر کرتا ہے تاہم بقیہ کا سبب وہ خرچ ہے جو افغانستان میں نیٹو کی کارروائیوں میں مدد دینے کے لیے ہماری مسلح افواج نقل و حمل کی لاگت کی مد میں برداشت کرتی ہیں۔ دوسرا بڑا خرچ زراعت کا ہے جو اگست 2013ء میں بجلی کے نرخوں میں جزوی کمی کے باوجود گزشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا۔

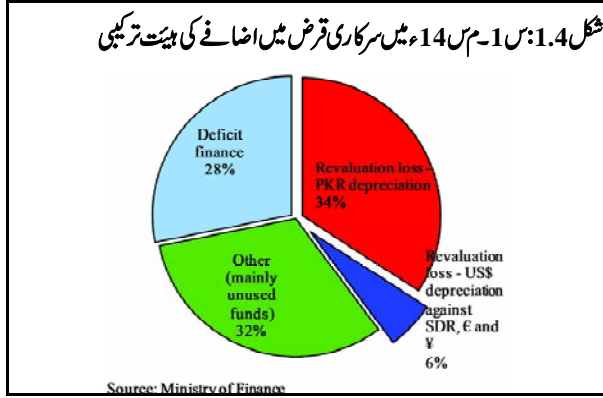
جہاں تک سرکاری قرضے کا تعلق ہے، اس میں دوران سہ ماہی 10 کھرب روپے کا ریکارڈ اضافہ درج کیا گیا۔ تاہم یہ اضافہ صرف مالیاتی عدم توازن کو ظاہر نہیں کرتا جس میں واجبی اضافہ ہی ہوا تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر اس مدت کے دوران شرح مبادلہ کی منفی حرکات کی بنا پر بیرونی قرضے کے اسٹاک میں ہونے والے نو قدر پیمائی کے نقصانات کے باعث ہوا (شکل 1.4)۔<sup>24</sup> جہاں تک حکومت کے ملکی قرضے کا تعلق ہے،

21 یونیورسل سروس فنڈ 2006ء میں قائم کیا گیا تھا اور 2007ء میں بطور سرکاری نجی شراکت داری چلنا شروع ہوا۔ اس کا اصل مقصد پاکستان کے ان علاقوں تک ٹیلی کام کی خدمات پہنچانی تھیں جو ابھی تک ان سے محروم تھے یا جہاں ان کی دستیابی کم تھی۔ یو ایس ایف کھاتہ جو وزارت اطلاعی ٹیکنالوجی کے ماتحت ہے انسٹنس یافتہ ٹیلی کام آپریٹروں سے فنڈ حاصل کرتا ہے جو اپنے تطبیقی حاصل کا 1.5 فیصد اس فنڈ میں جمع کراتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ فاصلاتی اور بین الاقوامی آپریٹروں (LDIs) سے بھی رقوم ملتی ہیں جو اپنی آمدنی کا ایک حصہ اس فنڈ میں ڈالتے رہے ہیں۔

22 پچھلے سال واجب الادا قرضے کے اسٹاک میں بڑے اضافے کے باوجود سودی ادائیگیاں -- جو م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 76.5 فیصد سال بسال بڑھ گئیں، دراصل م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 3.7 فیصد کم ہوئیں (باب 4)۔

23 م 13ء کے دوران حکومت کے ملکی قرضے میں مجموعی اضافے کا 38 فیصد چوتھی سہ ماہی میں ہوا (720.4 ارب روپے)۔ چونکہ بینک اس وقت شرح سود میں کمی کی توقع کر رہے تھے اس لیے وہ اپنے فنڈ ششماہی اور بارہ ماہی ٹی بلز میں رکھ رہے تھے۔

24 م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی قرضے کے اسٹاک پر شرح مبادلہ کے دو منفی اثرات تھے۔ پہلا اثر تھا جاپانی ین، یورو اور ایس ڈی آر کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی، جس سے بیرونی قرضے کی امریکی ڈالر میں قدر بڑھ گئی۔ دوسرا اثر امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں کمی تھی جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر بڑھ گئی۔



اس میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1634.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو دوران سہ ماہی 286.9 ارب روپے کے مالیاتی خسارے کے مقابلے میں بڑی رقم ہے۔ بجٹ کی ضروریات سے اوپر جو بھی اضافی قرض گیری کی گئی وہ آخر ستمبر 2013ء میں اسٹیٹ بینک میں حکومت کی امانتوں میں غیر استعمال شدہ رہی (باب 4)۔<sup>25</sup>

حکومت کے محدود خرچ کے باوجود سرکاری ملکی

قرضے میں اضافہ تشویشناک ہے۔ اگر حکومت دوران سہ ماہی بعض یکبارگی محاصل کے حصول میں کامیاب نہ ہوتی تو ملکی قرضے میں خاصا زیادہ اضافہ ہوتا۔ مزید یہ کہ زیادہ محاصل کے لیے حکومت غیر معینہ مدت تک ٹیکس کی شرحیں نہیں بڑھا سکتی کیونکہ اس طرح کے اقدامات معاشی نمو کا گلا گھونٹنا شروع کر دیں گے، جس سے محاصل کی پیداواری استعداد کم ہو جاتی ہے۔ زیادہ پریشان کن امر یہ ہے کہ سال کی دوسری ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں اضافے کا امکان ہے۔ اگر حکومت بیرون ملک سے رقوم کے حصول میں کامیاب نہ ہوئی تو ملکی قرضے پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ اس لیے وسیع البنیاد اصلاحات کے آغاز پر کوئی سمجھوتا نہیں ہونا چاہیے تاکہ سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کے تناسب کو نیچے کی طرف لایا جاسکے۔

مالیاتی اصلاحات کے علاوہ پاکستان کی ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت کو دوبارہ متوازن کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ واجب الادائی بلز میں سہ ماہی آلات کا بڑھتا ہوا حجم توجہ طلب ہے۔<sup>26</sup> جیسا کہ پچھلی رپورٹوں میں کہا گیا، اس سے مالی نظام کے شرح سود اور اجرائے ثانی کے خطرات عیاں ہوتے ہیں۔ مؤخر الذکر بطور خاص دشوار معاملہ ہے کیونکہ پاکستان کا کردگی کے ان سہ ماہی اہداف کی تکمیل سے اتفاق کر چکا ہے جن کے مطابق اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری محدود کی جائے گی۔ اگر بینک کسی ایک بنیادی نیلامی میں اپنے قرضوں کا اجرائے ثانی نہیں کراتے تو بقیہ رقم از خود مرکزی بینک سے قرض لی جاتی ہے۔<sup>27</sup> چنانچہ حکومت کی جانب سے واپسی قرض کی ادائیگیوں کو پھیلانے اور ان میں طوالت لانے کی ضرورت ہے۔

<sup>25</sup> حقیقت یہ ہے کہ حکومت 19 ستمبر کو ٹی بی کی بنیادی میں کمرشل بینکوں کی فعال شرکت سے یہ رقوم لانے میں کامیاب رہی، جب شرح سود کے بارے میں بین بینک منڈی میں غیر یقینی کیفیت زری پالیسی کے اعلان کے بعد بالآخر ختم ہو گئی۔ اس زری پالیسی میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس بڑھایا۔ مجموعی طور پر حکومت نے اس نیلامی میں 515.9 ارب روپے اکٹھا کیے جو کسی ایک ٹی بی نیلامی میں جمع ہونے والی سب سے بڑی رقم ہے۔ حکومت نے ان رقوم کا بیشتر حصہ مرکزی بینک میں جمع کر دیا اور بعد میں ان امانتوں سے اسٹیٹ بینک کا قرض لوٹا لیا۔

<sup>26</sup> کمرشل بینکوں کے زرمحویل مجموعی واجب الادائی بلز میں سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ آخر جون 2013ء میں صرف 5.9 فیصد سے بڑھ کر آخر ستمبر 2013ء میں 40.0 فیصد اور پھر آخر دسمبر 2013ء میں مزید بڑھ کر 64.2 فیصد ہو گیا۔ مزید یہ کہ مجموعی ملکی قرضے میں رواں قرضے کا حصہ آخر جون 2013ء میں 54.6 فیصد سے بڑھ کر آخر ستمبر 2013ء میں 57.2 فیصد ہو گیا۔

<sup>27</sup> جیسا کہ پہلے تذکرہ ہوا، م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں اجرائے ثانی کا خطرہ جزو حقیقت بن گیا اور بینکوں نے سہ ماہی کے بیشتر حصے کے دوران ٹی بی نیلامیوں میں جاری عرصیتوں سے کہیں کم کی پیش کشیں کیں۔



## 1.2 جانچ اور امکانات

آئی ایم ایف کے ساتھ ای ایف ایف پروگرام جاری ہے اور پاکستان تمام متفقہ اہداف پورے کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ بجز آخر ستمبر 2013ء کے اسٹیٹ بینک کے این آئی آر کے، جس میں فرق رہ گیا (جدول 1.4)۔<sup>28</sup> چونکہ حکومت سال کے بقیہ حصے کے دوران بیرون ملک سے خاصی مقدار میں آمد رقوم کی توقع کر رہی ہے اس لیے ہمیں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے کی توقع ہے۔ تاہم یہ اضافہ بڑی حد تک اسٹیٹ بینک سے اعانت میزانیہ کی جگہ لے گا جو آئی ایم ایف کے پروگرام کے تحت پہلے ہی محدود کی جا چکی ہے۔ نتیجتاً زربنیاد میں معتدل نمو کی توقع ہے گوکہ اس کی ہیئت ترکیبی میں قدرے تبدیلی ہوگی۔

جدول 1.4: پاکستان، م 14ء کے لیے مقدار کی کارکردگی کے پیمانے اور اشاراتی اہداف				
اہداف		پہلی سہ ماہی		
س-3	س-2 *	اصل	ہدف	کارکردگی کے پیمانے
-2,750	-4,130	-3,154	-2,850	اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر کی زیریں حد (ملین ڈالر)
2,627	2,901	2,595	2,877	اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں کی بالائی حد (اسٹاک، ارب روپے)
1,209	882	297	419	مجموعی بچت خسارے کی بالائی حد (منہا گرانٹس، ارب روپے)
2,255	2,255	1,775	2,255	اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی کرنسی تبدیل رفتار وڈ پوزیشن کے اسٹاک کی بالائی حد (ملین ڈالر)
2,390	2,560	2,521	2,690	اسٹیٹ بینک سے خالص عکس قرض گیری کی بالائی حد (بٹول صوبائی حکومتیں، اسٹاک، ارب روپے)
* دوسری سہ ماہی کے اہداف اور اصل پرم 14ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں مفصل بحث ہوگی۔				
ماخذ: آئی ایم ایف				

زربنیاد کی زیادہ متوازن ہیئت ترکیبی سے معیشت میں گرانی کی توقعات کو روکنے میں مدد ملے گی جسے م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی مساوات میں نسبتاً استحکام سے تقویت مل سکتی ہے۔ گذشتہ تین ماہ کے دوران پیٹرول کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور فوری استعمال کی غذائی اشیاء کے نرخوں میں حالیہ کمی کے باعث عمومی گرانی گھٹ کر یک ہندی ہو گئی ہے۔ تاہم بیرونی خسارے، توانائی کی قیمتوں میں مزید اضافے، جو آئی ایم ایف پروگرام کے تحت ضروری ہے، اور اجناس کے عالمی نرخوں میں حالیہ اضافے کی وجہ سے اس پر اوپر کی جانب دباؤ اب بھی ہے۔ بہر حال دسمبر کے صارف اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار شائع ہونے کے بعد اسٹیٹ بینک نے پورے سال کے لیے اپنی عمومی گرانی کی پیش گوئی کو گھٹا کر 10.0 سے 11.0 فیصد کی حدود میں کر لیا ہے جو اب بھی حکومت کے مقرر کردہ ہدف 8.0 فیصد سے زیادہ ہے (جدول 1.5)۔

بیرونی شعبے میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں اکتوبر 2013ء، فروری 2014ء کے دوران رقوم کی وصولی اور پورے سال کے لیے 1.2 ارب ڈالر کی متوقع رقوم سے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کچھ کم ہونا چاہیے۔ مزید یہ کہ تھری جی نیلامی کی آمدنی سے بھی م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.2 ارب ڈالر کا اضافہ متوقع ہے۔ دوسری سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلات زرمیں کچھ تیزی آئی ہے اور م 14ء کے آخر تک ان کا حکومت کا 15.1 ارب ڈالر کا ہدف پورا بھی ہو سکتا ہے۔ بحیثیت مجموعی جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 1.0 سے 1.8 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔

28 دسمبر 2013ء کا اسٹیٹ بینک کا این آئی آر کا ہدف بروقت پورا ہوا۔

جدول 1.5: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
سالانہ ہدف	آئی ایم ایف کی پیش گوئی	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی	فیصد نمو
جی ڈی پی	4.4	2.8	3.0 - 4.0
گرانائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت	8.0	7.9	10.0 - 11.0
رشد زور (زر)	لاگو نہیں ہوتا	13.8	13.0 - 14.0
ارب ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	15.1	14.7	14.0 - 15.0
برآمدات (ایف او بی - بی او پی)	26.6	26.9	26.0 - 26.5
درآمدات (ایف او بی - بی او پی)	43.3	43.4	43.0 - 44.0
جاری کھاتے کا خسارہ	2.9	2.3	2.5 - 4.5
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی خسارہ	6.3	5.5	6.0 - 7.0

ماخذ: اسٹیٹ بینک، منصوبہ بندی کمیشن اور آئی ایم ایف

ناکافی آمد رقوم کا دباؤ آئندہ کم ہونے کا امکان ہے کیونکہ پاکستان پہلے ہی آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کر چکا ہے اور م س 14ء کی دوسری ششماہی میں جو مقررہ قسطوں کی ادائیگیاں کی گئیں ان کی ای ایف ایف کے تحت ملنے والی رقوم سے بڑی حد تک تلافی ہو جائے گی (باب 5)۔ م س 14ء کی تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے 4.0 ملین ڈالر کی خالص رقم کی آمد متوقع ہے جبکہ چوتھی سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو خالص واپسی صرف 75.0 ملین ڈالر تک محدود ہو جائے گی۔<sup>29</sup> اس کے علاوہ حکومت م س 14ء کی دوسری ششماہی میں مختلف وسائل بشمول ایک نئے یورو بانڈ، اسٹاک مارکیٹ کے

ذریعے بے سرمایہ کاری، اتصالات سے نجکاری آمدنی اور ساختہ سودوں کے توسط سے لگ بھگ 3.3 ارب ڈالر کی مالکاری کی توقع کر رہی ہے۔

مالیاتی شعبے میں دوسری ششماہی کے دوران میں ٹیکس وصولی میں اضافے کا رجحان جاری رہنے کی توقع ہے تاہم جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اتحادی سپورٹ فنڈ اور تھری جی نیلامی کے ذریعے رقوم کی آمد مثبت پہلو ہوگا۔ بہر حال اخراجات کے حوالے سے رواں مالی سال کی دوسری ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں اضافے کی توقع ہے۔ مجموعی طور پر پورے سال کی اسٹیٹ بینک کی مالیاتی خسارے کی پیش گوئی جی ڈی پی کے 6 سے 7 فیصد کے درمیان ہے۔

ہماری رائے میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں رجائیت پسندانہ تخمینوں کے باوجود معاشی نمو 3 سے 4 کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آئی ایم ایف اور بھی زیادہ تشکیک کا شکار ہے اور صرف 2.8 فیصد نمو کی توقع کر رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صنعتی شعبہ سال کی بقیہ مدت کے دوران اپنی متاثر کن کارکردگی جاری رکھے گا لیکن کپاس کی پیداوار میں کمی اور گنے کی ہدف سے کم پیداوار کے باعث شعبہ زراعت کی کارکردگی کم رہے گی۔<sup>30</sup> شعبہ خدمات میں اس سال پی ٹی سی ایل کی بہتر مالی کیفیت کی بنا پر ٹیلی مواصلات میں قدرے بہتری اور صنعتی پیداوار بڑھنے کے طفیل تھوک و خوردہ فروشی میں کچھ اضافہ قدر دکھائی دیتا ہے۔ جہاں تک مالیات اور نیپے کا تعلق ہے، م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کی منافع آوری گر گئی ہے لیکن پورے سال کی کارکردگی اس وقت واضح ہوگی جب بینک اپنے آخر سال کے آڈٹ شدہ کھاتوں کو حتمی صورت دیں گے اور تموین اور وصولیوں کے حتمی اعداد و شمار فراہم کریں گے۔

29 م س 14ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو خالص واپسی بالترتیب 311.0 ملین اور 585.9 ملین ڈالر تھی۔

30 یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ چونکہ پاکستان دفتر شریات نے سہ ماہی قومی حسابات کی طریقہ کار عام نہیں کیا ہے اس لیے نمو کی تخمینے کے لیے عمومی حوالہ کو واضح طور پر شناخت کرنا ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے خیال میں کپاس کی پست پیداوار اور گنے کی ہدف سے کم نمو کا اثر دوسری سہ ماہی اور اس کے بعد سے نمو کے اعداد و شمار میں ظاہر ہوگا کیونکہ ان فصلوں کی کٹائی اکتوبر تا دسمبر کے دوران پورے زوروں پر ہوگی۔

نمو کی موجودہ رفتار کو برقرار رکھنے اور معیشت کو بلند تر نمو کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے حکومت کو مالیات اور توانائی کے شعبوں میں ساختی اصلاحات کو تیز کرنا چاہیے۔ ان شعبوں پر توجہ مرکوز کر کے حکومت نے یہ اشارہ دے دیا ہے کہ اس کی ترجیحات درست ہیں۔ تاہم پالیسیاں ایسی ہونی چاہئیں جو طویل عرصے سے موجود مسائل کا عارضی بندوبست کرنے کے بجائے ان سے پائیدار بنیادوں پر ٹھیں۔ بیرونی شعبے میں حکومت عالمی مالی اداروں اور بین الاقوامی منڈی سے رابطے استوار کر کے رقوم لانے کی بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ اگرچہ یہ رقوم ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے کے لیے ضروری ہیں تاہم جاری کھاتے کا عدم توازن کم کرنے کے لیے حقیقی پیداوار کے شعبے میں ٹھوس اقدامات درکار ہیں۔

حال ہی میں آئی ایم ایف اسٹاف مشن نے پاکستان کے مالیاتی اور زری حکام سے ملاقاتیں کی ہیں۔ مشن نے توانائی اور مالیاتی شعبوں میں استحکام کے عمل کو صحیح راہ پر گامزن بنایا ہے۔ مزید برآں حکومت ٹیکس کی شرحیں بڑھانے اور بعض ٹیکس مستثنیات ختم کرنے کے بجٹ اقدامات پر عمل کر رہی ہے۔ اسی طرح حکومت قومی توانائی پالیسی کا نفاذ بھی کر رہی ہے جس کا مطلب ہوگا آخری صارف کی ذرا عانت کم کرنا اور بل وصولی میں بہتری۔ اگرچہ ان کوششوں کے اثرات کا تجزیہ کرنا قبل از وقت ہوگا تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ مالیاتی استحکام کی کاوشوں کی طویل مدتی کامیابی کے لیے اصلاحات کا عمل جاری رکھنا از بس ضروری ہے۔